توہین رسالت پر مبنی فلم اور امریکی دہشت گرد سام

☆......☆......☆ تحریر: محمد زبیر آل محمد (خوشاب) ☆......☆......☆

''اسلام ایک کینسر ہے'' یہ نظریہ 52 سالہ اسرائیلی کا ہے جو امریکہ میں پراپرٹی ڈیلر کا کام کرتا ہے اور کیلی فورنیا میں سام باسل کے نام سے جانا جاتا ہے یہ ایک مذہبی انتہا پسند یہودی ہے۔ اسلام سے اس کی نفرت اور مسلمانوں سے تعصب نے اسے 100 یہودی تاجروں سے 50 لاکھ ڈالر جمع کرنے پر مجبور کیا۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف ایک فلم تیار کرے۔ اس فلم کی تیاری میں اس نے چند مصری قبطی تارکین وطن کا تعاون لیا اور امریکہ میں اس کا آغاز کر دیا۔

فلمی عملے سے یہ کہا گیا کہ اس فلم کا نام ''صحرائی جنگو'' Desert Warrior ہوگا۔ جو 2000ء سال پہلے کے مصر کے بارے میں ہوگی۔ کیلی فورنیا سے فلمی عملے کی ایک خاتون ''سنڈی لی گارسیا'' نے کہا ہے کہ ''ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ فلم اسلام دشمن پروپیگنڈے کے لیے استعمال کی جائے گی'' ہمارے ساتھ جھوٹ بولا گیا اور یہ فلمی تاریخ کا سب سے بڑا جھوٹ ہے''۔

2011ء کے آخر میں اس فلم کو تیار کیا گیا تھا اس کا فلمی دورانیہ 2 گھنٹے پر مشتمل ہے جسے انگریزی میں تیار کیا گیا اور 30 جون 2012ء کو جب ہالی وڈ کے ایک چھوٹے سے سینما میں اسے دکھایا گیا تو اس کا نام ''اسامہ بن لادن کی معصومیت'' تھا۔ جب اسے مصری ٹیلی ویژن چینل ''الناس'' پر چلایا گیا تو اس کا نام مسلمانوں کی معصومیت "Innocence of Muslims" سامنے آیا۔

سام باسل نے 3 ماہ کے دوران اس کے انگریزی مسودے کو خود تیار کیا۔ اس پروڈیوسر اور ڈائریکٹر کے ہمراہ 59 فنکاروں اور 45 دیگر افراد نے پس کیمرہ کام کیا۔ امریکی پادری گستاخ قرآن ٹیری جونز بھی اس فلم کا ایک کردار ہے۔ یہ فلم امریکہ میں تیار کی گئی ٹیری جونز نے بھی اس فلم کے کچھ حصے اپنے گرجا گھر میں دکھائے اور اب اس فلم کی تشہیر بھی ٹیری جونز کر رہا ہے اس کے بقول فلم کی تشہیر کے سلسلے میں ان کا سام باسل سے رابطہ تھا لیکن اس کی سام باسل سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کی شناخت کر سکتا ہے۔ ایک اور مصری نژاد امریکی موریس صادق بھی فلم کی تشہیر میں کردار ادا کر رہا ہے جو اسلام مخالف نیشنل امریکن کاپٹک اسمبلی سے تعلق رکھنے والا ہے اور اس فلم کی 13 منٹ کی فوٹیج یوٹیوب پر بھی نشر کی جا چکی ہے۔ اس فلم کا عربی میں ترجمہ اور اس کا عرب ٹی وی اسٹیشنوں پر نشر ہونا ہی تھا کہ مظاہرے پھوٹ پڑے تو ساتھ ہی سام انگریزی سے مصری لہجے میں ڈبنگ سے لاعلمی ظاہر کرتے ہوئے روپوش ہو گیا جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ سام خود بھی مصری لہجے سے واقف ہے اور اس کے خاندان کے بعض ارکان بھی مصر میں رہتے ہیں سام نے اپنے ٹھکانے کو صیغہ راز میں رکھنے کا وعدہ لیتے ہوئے اسرائیل سے شائع ہونے والے عبرانی اخبار ''ہارٹز'' اور امریکی

روزنامے''،''وال اسٹریٹ جنرل'' سے ٹیلی فون پر بات کی ہے۔

9/11 کی دسویں سالگرہ پر امریکی پادری ٹیری جونز نے مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کونذر آتش کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا اور گستاخ قرآن ٹھہرا۔ جبکہ 9/11 کی گیارہویں سالگرہ پر اسرائیلی نژاد امریکی یہودی نے توہین رسالت پر مبنی فلم تیار کر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دل آزاری کی۔ جس سے دنیا بھر میں اشتعال پیدا ہوا، جلسے احتجاج' ریلیاں' فائرنگ' جلاؤ' گھیراؤ کے حالات پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا جس سے جانی اور مالی نقصان ہوا اور ہو رہا ہے حتیٰ کہ غیر مسلم اقوام خود بھی غیر محفوظ ہو گئیں جبکہ لیبیا میں ایک امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیونز بھی ہلاک ہو گیا۔

اہل اسلام کے نزدیک اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ عزیز حضرت محمد ﷺ کی ذات اور مقام ہے۔ سب کچھ قربان کرنے کے باوجود بھی ہم سمجھتے ہیں کہ محبت کا حق ادا نہیں ہوا۔ خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم دریافت کیا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے نبی کو گالیاں دی جائیں'' ان تمام حالات کی خرابی اور نقصانات کا ذمہ دار اسرائیلی یہودی سام باسل، انکے رفقاء، 100 یہودی تاجر اور ایسی حرکات کی سرپرستی کرنے والی یہودی اور عیسائی حکومتیں ہیں جن کی وجہ سے دنیا کا امن تباہ ہوا۔ اسی انتہا پسند، یہودی دہشت گرد کی وجہ سے اشتعال پیدا ہوا۔ اسے گرفتار کر کے مسلم ممالک کے حوالے کیا جائے تاکہ پھانسی کا پھندا اسی کی گردن کے منکے کو توڑ کر اس کی سانسوں کو روک دے۔ بصورت دیگر کوئی مسلم نوجوان اسکی چلتی ہوئی نبض کو روکنے کے لیے کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے تو دہشت گرد کے نام سے فوراً پکارا جائیگا۔ امریکی کمانڈوز کی انسداد دہشت گردی کی ٹیمیں اور امریکی بحریہ کے جنگی جہاز احتیاطی تدابیر کے طور پر مختلف ساحلوں کے قریب روانہ کرنے سے قبل غور کریں، سوچیں اور انصاف سے فیصلہ کریں کہ ایسے ''عمل'' کو دہشت گردی نہ سمجھنے والے ''ردعمل'' کو کب تک دہشت گردی کہتے رہیں گے۔

ایک گستاخ رسول عیسائی کو جب قبر کی مٹی نے رات کے اندھیرے میں باہر پھینک دیا تو عیسائی حضرت محمد ﷺ اور آپ کے رفقاء کو قصوروار جان رہے تھے۔ لیکن کئی دن کی کوششوں کے بعد یہ اعتراف کرنا پڑا کہ یہ توہین رسالت کے عمل کا ردعمل ہے کہ اس وجود کو مٹی قبول نہیں کر رہی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس واقعے کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔

(كان رجل نصر انيا فاسلم وقرأ البقرة وآل عمران فكان يكتب للبنى صلى الله عليه وسلم فعاد نصر انيا فكان يقول ما يدرى محمد الا ما كتبت له فاماته الله فدفنوه فاصبح وقد لفظته الارض فقالوا هذا فعل محمد واصحابه لما هرب منهم نبشوا عن صاحبنا فالقوه فحفروا له فاعمقوا فاصبح وقد لفظته الارض فقالوا هذا فعل محمد صلى الله عليه وسلم واصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم فالقوه فحفروا له واعمقوا له فى الارض ما استطاعوا فاصبح وقد لفظته الارض فعلموا انه ليس من الناس فالقوه)

(رواہ البخاری۔ کتاب المناقب باب علامت النبوۃ فی الاسلام)

''ایک شخص پہلے عیسائی تھا پھر وہ مسلمان ہوگیا اس نے سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور وہ نبی ﷺ کے لیے وحی لکھتا تھا۔ پھر وہ شخص مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا۔ اور کہنے لگا کہ محمد ﷺ کے لیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی موت واقع ہوگئی تو اس کے ساتھیوں نے اسے دفن کیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی لاش قبر سے نکل کر زمین کے اوپر پڑی ہے۔ عیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لیے انہوں نے اسکی قبر کھودی ہے اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری لیکن صبح ہوئی تو لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لیے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی جتنی گہری ان کے بس میں تھی پھر اس کے اندر اسے ڈال دیا لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر پڑی تھی اب انہیں یقین ہوگیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے بلکہ یہ میت عذاب خداوندی میں گرفتار ہے چنانچہ انہوں نے اسے یونہی زمین پر پھینک دیا۔

ابتدائے اسلام ہی سے آپ ﷺ کی ذات گرامی سے مسلمانوں کی گونا گوں عقیدت ومحبت کے مظاہر جابجا بکھرے نظر آتے ہیں۔ ہر دور میں اہل ایمان نے لازوال داستانیں رقم کیں اور شتم رسول ﷺ کے مرتکبین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہودیہ عورت کو۔ ایک نابینا صحابی نے اپنی لونڈی ام ولد کو۔ عمیرؓ بن عدی نے عصماء بنت مروان کو۔ 120 سالہ بوڑھے ابوعفک کو سالم بن عمیرؓ نے۔ کعب بن اشرف یہودی کو محمد بن مسلمہ اور ان کے رفقاء نے۔ ابورافع یہودی تاجر کو عبداللہؓ بن عتیک نے قتل کیا اور ابن خطل کی گردن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اڑادی گئی۔ گستاخ رسول کی سزا یہی ہے۔ ان حالات میں اب ضرورت ہے کہ عالمی سطح پر ایسے قوانین بنائے جائیں، مغربی دنیا کو احساس دلایا جائے، ان کے ضمیر کو جھنجھوڑا جائے کہ ان حرکات سے آپ کا اپنا ہی نقصان ہے۔ اس سے آپ ہلاکت کے قریب جارہے ہیں یہ آزادی رائے نہیں ہے بلکہ بے ہودگی اور شرف انسانیت کی توہین ہے یہ لوگ جو اسلام کی بھیانک تصویر پیش کررہے ہیں اس میں بددیانتی برتی جارہی ہے یہ اسلام کی حقیقی تصویر نہیں ہے یہ خود مغربی افراد کی تحریر کردہ ہے جس سے اشتعال پیدا ہوا ہے اگر اہل مغرب نے اپنے انتہاپسند دہشت گردوں کو ایسی حرکات سے نہ روکا تو مسلم ممالک کے بس میں بھی نہیں رہے گا کہ وہ اپنے عوام کو روک سکیں اور ایسے حالات کو کنٹرول کرسکیں۔ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے ہر نبی اور آسمانی کتاب کا احترام اہل اسلام پر فرض ہے صرف یہودی اور عیسائی ہی نہیں جو مسلمانوں کے نبی کی گستاخی کرتے ہیں۔ اہل مغرب نے ایسی ہرزہ سرائی، بے ہودگی اور گستاخانہ حرکات کو ترک نہ کیا تو انہیں اپنے سفیروں کو محفوظ رکھنا بہت مشکل ہوجائیگا اور میزبان ملک کے لیے تحفظ فراہم کرنا بھی ناممکن بن جائیگا کیونکہ اہل اسلام کے نزدیک آنحضرت ﷺ سے محبت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔

☆☆☆☆☆